

اہلحدیث اور قادیانی مذہب

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (دہلی)

(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلوپورہ حیدرآباد-۱) پی

”یہ بک وکرم مطبعہ غزالی یادگار رازی“ مفتی سواد اعظم ”تاجدار اہلسنت“ امام المسیحین
 حضور شیخ الاسلام سلطان الملاح رئیس المسیحین علامہ سید محمد فی اشرفی دیلائی مقلد العالی علیہ

نام کتاب: الجہد بیٹ اور قادیانی مذہب
 تصنیف: ملک انور علامہ مولانا محمد نجی انصاری اشرفی
 ناشر: شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (کتب انوار المصطفیٰ - مقلدہ رو حیدرآباد)
 قیمت: Rs. 15

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۳۱	الجہد بیٹ اور قادیانی مذہب	۳	مقلدہ اشرفیہ
	میں ایک مجلس کی تین طلاقیں	۵	آخری نبی اور آخری کتاب
۳۲	الجہد بیٹ پر قادیانی کی ہیئت	۹	نام نبی اور الجہد بیٹ اور قادیانی
۳۳	قادیانیوں سے مشابہت	۹	فتوں کا سرچشمہ
۳۴	اس تہری کی تفسیر... تفسیر رم زانی	۹	غیر مقلدہ بیت سلطان سے قادیانی پیدا
۳۴	غیر مقلدہ کے قادیانی استاد	۱۱	الجہد بیٹ (غیر مقلدہ بیت) کا انجام
۳۵	الجہد بیٹ کی قادیانی کے پیچھے نماز	۱۳	امام اعظم ابوحنیفہ کے کتبوں کا انجام
۳۵	کافر بھی اب ان کو کافر کہتے ہیں	۱۳	مذہب الجہد بیٹ میں قادیانی عورت سے نکاح
۳۸	اکثر اہل حدیث احمدی	۱۶	مذہب الجہد بیٹ میں قادیانی کے پیچھے نماز
	(قادیانی) اور سب ہیں	۱۸	الجہد بیٹ کی نظر میں قادیانی مسلمان ہیں
۳۹	قادیانی اور الجہد بیٹ میں اشتراک عمل	۱۹	مرزا غلام احمد قادیانی کا نکاح غیر مقلدہ
۳۰	تبع بین المسلمین		میں نادر حسین دہلوی نے نہ صاف
۳۰	فوت شدہ نمازیں	۲۰	مذہب الجہد بیٹ: قادیانی و شیعہ بھی ہیں
۳۱	الجہد بیٹ اور قادیانی کے الموت	۲۱	الجہد بیٹ اور قادیانی مذہب کے
	رشتے		اعتقادی و فقیہی مسائل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين
وعلى آله واصحابه اجمعين . . . أما بعد

عقیدہ ختم نبوت

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ جِبَالِكُمْ وَلَكِن رُّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾
(اوجاب/۴) محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ کے رسول
ہیں اور سب نبیوں میں خاتم (کھڑا کرنا)۔ (فاضل بدلی)

محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین (آخری نبی) ماننا اور آپ کے بعد کسی نبی کے
پیدا ہونے کو جائز نہ سمجھنا ضروریات دین سے ہے۔ حضور ﷺ کے زمانہ میں یا اس
کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا جو شخص حضور ﷺ کے زمانہ میں یا حضور ﷺ
کے بعد کسی کو نبوت ملنے کو مانے یا کسی نئے نبی کے آنے کو ممکن مانے وہ شخص کافر ہے۔
اس بات پر سب اُمت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ
کرے گا، لہذا اب ہوگا، دجال ہوگا اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اُس کو اپنا رہبر
تسلیم کرنے والا یا اُس کے بارے میں ذرا سی جھگڑا کئے والا بھی کافر اور بے دین ہوگا۔
مگر ختم نبوت بانی دارالعلوم دیوبند محمد قاسم نانوتوی نے ”تحدیر الناس“ میں عقیدہ
ختم نبوت میں شکوک و شبہات پیدا کرنے اور ضرب لگانے کی مذموم کوشش کی ہے۔

’عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر
روشن ہوگا کہ تقدیم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں‘ حضور تہی کریم ﷺ
کے بعد کوئی نیا پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا‘

تقدیرِ اناس کی مفصل عبارت اور اس پر دلیلِ نقد و نظر ملاحظہ کرنے کے لئے حضور ﷺ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی دہلوی کا رسالہ 'نظر یہ قسم نبوت اور تقدیرِ اناس' ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ یہ مقام تصبیحات کا متصل نہیں۔

تقدیرِ اناس کے ذریعہ قاسمِ نانو تو فی نے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ آیت کریمہ میں خاتم النبیین کا یہ معنی سمجھتا کہ حضور اقدس ﷺ سب سے پہلے نبی ہیں یہ تو نا سمجھ لوگوں کا خیال ہے۔ سمجھو وار لوگوں کے نزدیک یہ معنی غلط ہیں کیونکہ زمانہ کے لحاظ سے سب سے پہلے یا سب سے پیچھے ہونا اپنے اندر بالذات کوئی فضیلت نہیں رکھتا۔ اب تک تمام اگلے پہلے اولیاءِ علماء اور عوام اہل اسلام کا اس بات پر ابداع و اتحاق ہے کہ آیت کریمہ میں خاتم النبیین کے صرف یہی معنی ہیں کہ حضور ﷺ سب سے پہلے نبی ہیں۔ یہی معنی تمام ائمہ اسلام صوفیاء و نظام متکلمین نظامِ افتہائے اعلام اور مفسرین مالی مقام نے بتائے۔ یہی معنی صحابہ کرام نے تابعین کو سمجھائے بلکہ یہی معنی پیٹکلوں حدیثوں سے ثابت ہے۔ الغرض خاتم النبیین کا یہی معنی شر اولیہ تا ضروریات دین میں سے ہے لہذا جو شخص اس معنی کے علاوہ کوئی دوسرا معنی بتائے وہ شرعی اصطلاح میں کافر و مرتد ہے۔ قاسمِ نانو تو فی نے اسی اجماعی اتقاقی معنی کا انکار کرتے ہوئے قرآن مجید حدیث شریف اور لغت عربی کے خلاف خاتم النبیین میں خاتم کا ایک نیا معنی خاتمِ ذاتی گڑھا ہے۔ اس اعتراض کے ساتھ کہ یہ معنی آخر میں خود انہی کی اپنی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے اس نئے معنی کو ثابت کرنے کے لئے تقدیرِ اناس میں پورا زور لگا دیا ہے۔ نبی آخر الزمان حضور تہی کریم ﷺ کے زمانہ میں (نبی اور) کوئی نبی تھا اور نہ ہی آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔ قاسمِ نانو تو فی نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد بھی دوسرے نبی کا امکان ظاہر کیا ہے 'عتیدہ قسم نبوت کا انکار کرتے ہوئے

جھوٹی نبوت کا ذرہ ذرہ کھولا اور ہام نہاد اُلجھ بیٹ کے پتہ و زدہ اور لڑائی جڑ بزم احمد کے تربیت یافتہ مرزا غلام احمد قادیانی کو داخل کر دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی پہلے غیر مقلد تھا بعد میں نبوت کا دعویٰ کر کے داخل جہنم ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انبیائے کرام کی شان میں بھی نہایت بے باکی کے ساتھ گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ علیہہ الطہرہ صدیقہ مریم رضی اللہ عنہا کی شان طویل میں بہت ہی بیہودہ کلمات استعمال کئے۔ نبوت کا دعویٰ دراصل قرآن مجید کا انکار اور حضور ﷺ کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے۔

کہا خدا را بدالآیاتہم نہ کا ستن قرار دینے کے لئے یہی کافی ہے۔

آخری نبی اور آخری کتاب : ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾ (الانبیاء/ ۲۵)

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول مگر یہ کہ ہم نے وہی بھیجی اس کی طرف کہ بلاشبہ نہیں ہے کوئی خدا (لائی عبادت) بجز میرے نہیں میری عبادت کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اعلان توحید کی ترویج اور اشاعت کے لئے اپنے نبیوں اور رسولوں کے بھیجے کا سلسلہ جاری کیا اور ہر نبی نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی ہے۔ توحید کی یہ دعوت جو میرا رسول مکرّم صمیم و سہ رہا ہے یہ کوئی انوکھی دعوت نہیں بلکہ نبوت و رسالت کا سلسلہ جب سے شروع ہوا ہے اور جو حضرات اس منصب پر فائز ہوئے ہیں سب نے اپنے اپنے زمانہ میں اپنے اپنے قبیلوں قوموں کو یہی دعوت دی ہے شرائع و احکام میں حالات کے پیش نظر تبدیلیاں ہوتی ہیں لیکن عقیدہ توحید میں سرمو کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ہر نبی یہ وہی آتی تھی نبوت کے لئے وہی لازم و ضروری ہے حضور مکرّم ﷺ پر وہی کا سلسلہ ختم ہو گیا اور باب نبوت بند ہو گیا۔ سلسلہ نبوت

بند کرنے کا فیصلہ اس ذات والا صفات کا ہے جو کائنات کی ہر چیز سے واقف ہے اور ان تمام امور سے بھی باخبر ہے جن پر عالم انسانیّت کی فلاح و بقاء کا انحصار ہے۔ اس لئے اس کے فیصلے اہل میں وہ منسوخ نہیں ہو سکتے۔ ان میں کسی ترمیم کی قطعاً گنجائش نہیں۔ آیت کے اس طرز بیان سے ایک اہم اصولی مسئلہ بھی اُگل آیا کہ حضور نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کی وحی آخری وحی ہے کیونکہ اس آیت میں **وَمِنْ قَبْلِكَ** کی قید لگی ہوئی ہے۔ **وَمِنْ قَبْلِكَ** کا اشارہ کب تک نہیں ہے۔

اگر ختم نبوت اور انصطاح وحی کا دوسری آیات میں صراحتاً ذکر نہ بھی ہوتا تو قرآن کا یہ طرز ہی اس مضمون کی شہادت کے لئے کافی تھا۔

﴿وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ، وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ﴾ (البقرہ ۲/۶) اور وہ جو ایمان لائے ہیں اُس پر (اے حبیب ﷺ) جو اتارا گیا ہے آپ پر اور جو اتارا گیا آپ سے پہلے اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ اس آیت میں حضور ﷺ کی شہادت کی جتن دلیل ہے کیونکہ وحی جس پر ایمان لانا ضروری ہے وہ یا تو حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی یا حضور ﷺ سے پہلے۔ اگر نبوت کا سلسلہ جاری ہوتا تو حضور ﷺ کے بعد بھی وحی نازل ہوتی اور اس پر ایمان لانا ضروری ہوتا۔ اس صورت میں آیت یوں ہوتی: **وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَمَا يَنْزِلُ مِنْ بَعْدِكَ**۔ اگر قرآن کے بعد کوئی اور کتاب یا وحی بھی نازل ہونے والی ہوتی تو جس طرح اس آیت میں کچھلی کتابوں اور وحی پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے اسی طرح آئندہ نازل ہونے والی کتاب اور وحی پر ایمان لانے کا ذکر بھی ضروری ہوتا، بلکہ اس کی ضرورت زیادہ تھی کیونکہ تورات و انجیل اور تمام کتب سابقہ پر ایمان لانا تو پہلے سے جاری اور معلوم تھا اگر حضور ﷺ کے بعد بھی سلسلہ وحی اور

بہت جاری ہوتا تو ضرورت اس کی تھی کہ اس کتاب اور اس نبی کا ذکر زیادہ اہتمام سے کیا جاتا جو بعد میں آنے والے ہوں تاکہ کسی کو اشتباہ نہ رہے۔

مگر قرآن نے جہاں ایمان کا ذکر کیا تو حضور ﷺ سے پہلے نازل ہونے والی وحی اور پہلے انبیاء کا ذکر فرمایا بعد میں آنے والی کسی وحی یا نبی کا کہیں قطعاً ذکر نہیں، پھر صرف اسی آیت میں نہیں بلکہ قرآن کریم میں یہ مضمون اوّل سے آخر تک مختلف مقامات میں آیا ہے۔ سب میں حضور ﷺ سے پہلے انبیاء، پہلی وحی، پہلی کتابوں کا ذکر ہے، کسی ایک آیت میں اس کا اشارہ تک نہیں کہ آئندہ بھی کوئی وحی یا نبی آنے والا ہے جس پر ایمان لانا ہے۔

حضور اکرم ﷺ چونکہ خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں اسی لئے قرآن مجید بھی خاتم کتابوں کی خاتم ہے اب کوئی اور کتاب، کہیں اور کسی پر کیا مت تک نازل نہیں ہوگی۔ حضور ﷺ کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو آپ امت کے سامنے دوسرا اسلام کے سارے گوشے آشکارا کرنے کی شاید ذمّت نہ فرماتے لیکن اب جبکہ نبوت کا ذرا ذرا بند کر دیا گیا ہے اور حضور ﷺ ہی اس تو رانی سلسلہ کی آخری کڑی ہیں تو آپ کی حجت اور اُلفت کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی چیز بھی اور جو رہی نہ رہے دی جائے۔ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کے ان چند بنیادی عقیدوں میں سے ایک ہے جن پر امت کا اجماع رہا ہے۔ اگرچہ بد قسمتی سے امت اسلامیہ کئی فرقوں میں بٹ گئی ہے۔ بائبل تعصب نے بارہا ملت کے امن و سکون کو درہم برہم کیا اور بخود و فرساد کے شعلوں نے بڑے الٹا تک حادثات کو جنم دیا لیکن اسے شدید اختلافات کے باوجود سارے فرقے اس پر متفق رہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی یا نبی نہیں آئے گا۔ چنانچہ گلدستہ چودہ صدیوں میں جس نے بھی نبی بننے کا دعویٰ کیا اس کو مرتد قرار دے دیا گیا اور اس کے خلاف علم جہاد بلند

کر کے اس کی جھوٹی عظمت کو خاک میں ملا دیا گیا۔ مسیلمہ جب نبوت کا دعویٰ کیا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نتائج کی پروا کئے بغیر اس کے خلاف لشکر کشی کی اور جب یمن کا سانس لیا جب اس جھوٹے نبی کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ چونکہ اس جہاد میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان بھی شہید ہوئے۔ جن میں سیکڑوں کھلا قرآن اور جلیل المرتبت صحابہ تھے لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنی قربانی دے کر بھی اس فتنے کو کچلا ضروری سمجھا۔ آپ کو رصد ملیت سے دیکھ رہے تھے کہ اگر ذرا سا قاتل ہوتا تو یہ امت سیکڑوں گرد ہوں میں نہیں سیکڑوں اُمتوں میں بٹ جائے گی۔ ہر امت کا اپنا نبی ہو گا اور وہ اسی کی شریعت اور سنت کو اپنائے گی۔ اس طرح اس رحمت للعالمین کے ذریعہ اسلام کے پلیٹ فارم پر انسانیت کے اتحاد کی ساری امیدیں ختم ہو جائیں گی اور اِنْسِی وَ شَوْءُ اللّٰهِ اَلْیَکُمْ حَبِیْبًا کا سہاہ منظر بھی نظر نہیں آئے گا۔ یہ بات بھی مد نظر رکھنی چاہیے کہ مسیلمہ حضور ﷺ کی نبوت کا منکر نہیں تھا بلکہ اپنے دعویٰ نبوت سے ساتھ ساتھ وہ حضور ﷺ کی رسالت کو بھی تسلیم کرتا تھا چنانچہ حضور ناقم الا نبیاء والرسلی کاہری زندگی کے آخری ایام میں اس نے جو ہر ایذا رسالہ خدمت کیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں: **مَنْ مَسِیْلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ اِلٰی مُحَمَّدٍ رَسُولَ اللّٰهِ** کہ یہ خاص مسیلمہ کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کا رسول ہے محمد رسول اللہ کی طرف لکھا جا رہا ہے۔

علامہ طبری نے اس امر کی بھی تصریح کی ہے کہ اس کے ہاں جو اذان من و نغمی اس میں **اشھد ان محمدا رسول اللہ** بھی کہا جاتا تھا۔ یائیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کو مرتد اور واجب القتل یقین کر کے اس پر لشکر کشی کی اور اس کو اصل الجہنم کر کے آرام کا سانس لیا۔

اسلام کی چودہ صد سالہ تاریخ میں جب بھی کسی سر بھرے طالع آزمایا فتنہ پرواز نے اپنے آپ کو نبی کہنے کی جرأت کی اس کو قتل کر دیا گیا۔

نام نہاد اہلحدیث اور قادیانی :

نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) ایک نوجید غیر مانوس فرقہ شاذ ہے۔ یہ فرقہ قدام (۲۷۰) گمراہ فرقوں کا ملغوبہ ہے۔ جس طرح ایک شخص کئی جسمانی امراض میں مبتلا ہو کر امراض کا مجموعہ ہو سکتا ہے مثلاً ایک ہی شخص کو فی ٹی پلٹ پڑیٹر شوگر، السر، امراض قلب، امراض نظام امراض جگر آگے تک اور کان کے امراض ہو سکتے ہیں اسی طرح ایک فرد (خواجہ و مقلد ہو یا غیر مقلد) کئی روحانی امراض میں مبتلا ہو کر بدعتیہ گروں کا مجموعہ و مرکب بھی ہو سکتا ہے یعنی رفس، تقصیلیت، خروج، باہیت، قادیانیت ساری بدعتیہ گروں کا ملغوبہ و مجموعہ ہو سکتا ہے۔ یہ فرقہ اپنے آپ کو اہل حدیث بتاتا ہے جب کہ تمام مسلمان اسے غیر مقلد و باہلہ اور لادھب کہتے ہیں۔

فتنوں کا سرچشمہ : سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین کا راستہ اور طریقہ نہ صرف

﴿اصراط الذین النعمت علیہم﴾ کا مصداق ہے بلکہ ان حضرات کی پیروی وہ بابرکت قلم ہے جس کے اندر رہنے والا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نئے نئے فتنوں سے محفوظ اور مامون رہتا ہے اور جب کوئی شخص ان حقائق حد و کو پھلانگ جاتا ہے تو نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کس گڑے میں جا گرے گا۔ نام نہاد اہلحدیث نے افواج احمد کی رسمی اپنی گردن سے کیا اتاری کہ جو شخص جس حکمرانی کی زد میں آیا اسی کے چال میں گرفتار ہو گیا۔

غیر مقلدیت کے پلٹن سے قادیانی پیدا ہوئے :

نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) کے بارے میں محمد سعید الرحمن علوی دہلوی لکھتے ہیں :

’دعویٰ تو اہلحدیث ہونے کا ہے لیکن حالت یہ ہے کہ نتیجہ ’ت’ انکار حدیث قادیانیت سمیت اکثر و بیشتر فرقوں کے ہائی غیر مقلدیت کے پلٹن سے پیدا ہوئے‘
(بجراہ - اہلحدیث اور انگریز (مقدمہ) ص ۳)

محمد حسین دہلوی لکھتے ہیں :

’ سر سید کا مذہب (نچریت) اسلامی دنیا کو معلوم ہے کہ عقلی تاویلات اور
خارجہ دہارپ کے خیالات تھے چتر و زائیں نے اہل حدیث کہلا دی
' قادیان میں مرزا پیدا ہوا تو اس کو بھی اہل حدیث کے مولوی حکیم نور
الدین بخیروی اور مولوی احسن امرہوی بھوپالی نے دیکھ کر ایک کیا۔
قدو انکار حدیث (پکڑا لوی مذہب) نے مسند پٹنیا تواری میں جو اہلحدیث کی
مسند ہے قلم لیا اور چٹو و حکام الدین وغیرہ (جو اہل حدیث کہلاتے ہیں) کی گور
میں شتو و تما پیا اور بیسی مسد بانی مذہب پکڑا لوی کا بیڑا کو اثر بنایا گیا۔“
(اسان اہل نظیر اسی مسد کے خطیب تھے) (اشادہ الشیخ ۱۹ شمارہ ۸ ص ۲۵۲)

برقی گورنمنٹ کے انعام یافتہ وقادار میاں مذہب حسین دہلوی کو باہیت اور ترک تھلید کی راہ
پر لگنے میں سر سید احمد خاں کا بھی ہاتھ تھا۔ پروفیسر محمد اے ب قادری لکھتے ہیں:
” سر سید احمد خاں ایک ممتاز اہل حدیث عالم (غیر مقلد) محمد ابراہیم آروی کو اپنے
ایک مکتوب مؤرخہ ۱۰ غوروی ۱۸۹۵ء میں لکھتے ہیں :

’ جناب سید محمد حسین دہلوی صاحب کو میں نے نیم چڑھا دیا ہوا بنا یا ہے۔ وہ
نماز میں رفقہ بدین نہیں کرتے تھے مگر اس کو سنت بدی جانتے تھے۔ میں نے
عرض کیا کہ نہایت افسوس ہے کہ جس بات کو آپ نیک جانتے ہیں لوگوں کے
خیال سے اس کو نہیں کرتے۔ جناب مہدوح میرے پاس تشریف لائے تھے۔
جب یہ گفتگو ہوئی میں نے سنا کہ میرے پاس سے اٹھ کر وہ جامع مسجد میں صبر
کی نماز پڑھنے گئے اور اس وقت سے رفقہ بدین کرنے لگے۔
(محمد اے ب قادری۔ رنگ گل سر سید لبر۔ نقض ۷۱۔ اردو کالج کراچی ص ۲۸۵)

یاد رکھئے ! کانٹے کو پھول کہہ دینے سے پھول نہیں بن جائے گا۔ کانٹا کانٹا ہی رہے گا۔

بعید اسی طرح اعتزال و فروج اور رفض و تشیع کو سنت و سلیقہ (اہل حدیث) جیسے پاکیزہ اور مقدس نام دینے سے یہ باطل نظر ہے، قابل احترام نہیں بن سکتے۔

چکا تو یہ ہے کہ نام نہاد اہلحدیث حدیث کی اصل بنیاد یعنی توحید اور توحید پر مقلدین پر ہے۔ اگر آپ تقلید (ائمہ اربعہ) کے منکر اور مقلدین (مثنیٰ، مثنیٰ، مثنیٰ، مثنیٰ) کے سخت دشمن ہیں تو آپ ان کے ٹولے میں بڑی قدر کی نگاہ میں دیکھنے چاہئیں گے۔ سقش معاف۔ لیکن اگر آپ کسی امام کے مقلد ہوں اور دنیا بھر کی ساری نیکیاں اپنے اعمال سے میں منع کر رکھی ہیں تو آپ سب کچھ ہیں مگر مومن نہیں ہیں۔ (لہذا اللہ)

یہی وجہ ہے کہ بیعت کا بھٹا دعویٰ کرنے والا ملعون مرتد غلام احمد قادیانی جو کہ غیر مقلد بھی تھا اس کو شام اللہ امرتسری نہ صرف مسلمان سمجھتے تھے بلکہ قادیانیوں کو سختی بھی جانتے تھے۔ (رسالہ مظلوم روپڑی ص ۷۳ مؤلفہ ج ۱ اللہ امرتسری)

اہلحدیث (غیر مقلدیت) کا انجاس : اہلحدیث لوگوں کا خیال کہ معاذ اللہ صحابہ کرام کے اجتہاد سے غلط تھے ایمان کے لئے تہم قاتل ہے۔ اہلحدیث افراد نے سیدنا فاروق اعظمؓ، سیدنا عثمان غنیؓ، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے اعمال کو بدعت اور گمراہی قرار دیا اور ان صحابہ کرام پر سخت چوٹیں کی ہیں حالانکہ مومن کی خصوصیت قرآن کی رو سے اس کے مطابق ہوتی چاہئے کہ ﴿وَبَيْنَا أَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ وَلَا خَوَافًا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ ﴿۱۰۱﴾ اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں بخش دے اور ہمارے دل میں مومنین کے لئے کوئی کھوٹ نہ رکھ۔ چنگ اے رب! تو نرمی والا مہربان ہے۔

یہ آیت اس بات کو متضمن ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا واجب ہے اور ان کے بارے میں کلمات خیر کہنا عین ایمان کا تقاضا ہے۔

انہوں ! ابلہ ریٹ غیر مقلدین، موئین میں سے سابقین الاولین کے لئے بھی اپنے دل میں کھوٹ رکھتے ہیں اور یہ لوگ بھی قادیانوں کی طرح اسلام کی مایہ ناز بیٹیوں کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں۔ کئی امور میں قادیانی اور ابلہ ریٹ ایک ہی صف میں ہیں۔ صحابہ کرام اور خلفائے راشدین کے بارے میں غیر مقلدوں اور قادیانوں کے نقطہ نظر اور خیالات میں ہم آہنگی نظر آتی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ دونوں فرقے احمد دین کی تقلید کے منکر ہیں۔ قادیانی بھی تقلید کا انکار کرتے ہیں اور غیر مقلدین بھی تقلید کے منکر ہیں اور اسلافِ امت سے بیزاری اور بد امتدادی کا اور فتن کی شان میں جرأت و گستاخی کی سب سے بڑی وجہ یہی عدم تقلید ہے۔ جس کسی شخص یا فرقہ میں عدم تقلید کا رجحان پیدا ہوگا اس کی زبان و قلم کا اسلاف کے بارے میں بے باک ہو جانا قطعی اور یقینی ہے۔

صحابہ کرام اور احمدی نظام سے گنہگار گھنے والوں کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ غیر مقلدوں کا ایک زبردست دہلیز اور عالم محمد الحسن امروہی علی جس نے تقلید کے خلاف مصباح الادلۃ لدفع الادلۃ الاذلۃ نامی کتاب میں منطقی مسلک پر استیاضی ہے یا کاندھلے کے تھے اس نے اخیر عمر میں قادیانی دھرم قبول کر لیا تھا۔ خود مرزا نظام احمد قادیانی پہلے غیر مقلد تھا (ذہبی ذرہ احمد کا تربیت یافتہ تھا) بعد میں نبوت کا دعویٰ کر کے داخل جہنم ہوا۔ اسی طرح غیر مقلد مولوی اسلم حیراج پوری مرتے وقت مخبر حدیث کی صفِ اول میں شامل ہو گیا تھا۔

محمد حسین ٹالوٹی نے اپنے رسالے 'اشاعت السنۃ' کی جلد ۱۱ شمارہ ۳ صفحہ ۵۳ پر لکھا ہے:

'مجھیں برس کے تجربے سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجاہدہ و طلاق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں ان میں بعض سیانہ اور بعض لامہذب بن جاتے ہیں جو کسی دین و مذہب کے پابند نہیں رہتے اور ان کا سام شریعت سے قطع و خروج تو اس آزادی کا دینی نتیجہ ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ کے گستاخوں کا انجام : غیر مقلد محمد حسین بالوی کا حقیقت پر مبنی تبصرہ ملاحظہ فرمائیں جو انہوں نے پچیس (۲۵) برس کے تجربے کے بعد محسوس کیا ہے کہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے والے ضرور مرتد ہو جاتے ہیں۔ سرسید احمد خان (نچیری) اور غیر مقلدین کے ہمدرد و مرزا غلام احمد قادیانی کی مثالیں پیش نظر رکھ کر غیر مقلد محمد حسین بالوی لکھتے ہیں:

’پچیس برس کے تجربے سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ جہد مطلق اور مطلق تقلید کے مارگ بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں، ان میں بعض عیسائی اور بعض لاد مذہب بن جاتے ہیں، جو کسی دین و مذہب کے پابند نہیں رہتے اور احکام شریعت سے فسق و خروج تو اس آزادی کا کوئی نتیجہ ہے۔‘ (محمد حسین بالوی۔ اشاعت الدین جلد ۱۱، ص ۲۰۳-۲۰۵)

مذہب الجہدیت میں قادیانی عورت سے نکاح جائز ہے :

الْكَفَرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ اسلام کے مقابلے میں تمام کفار آپس میں ایک ہی ملت ہیں سب باہم جہد واحد ہے ایک جسم ہے ایک و مانع ہے ایک فکر ہے ایک مزاج ہے اور اسلام دشمنی میں اور اسلام کے خلاف سازشوں اور منصوبوں میں سب متحد و متفق ہیں۔ خوارج قادیانی غیر مقلدین و باپنی معتزلہ۔۔۔ سب باطل فرقے اختلافات کے باوجود اسلام (اہل سنت و جماعت) کے مقابلے میں آپس میں متحد و متفق ہیں۔ سب کے آپس میں تعلقات ہیں رشتہ داریاں ہیں باہمی مروتیں ہیں۔ قادیانی جماعت ختم نبوت کی منکر ہے۔ مرزا غلام احمد کو یہ لوگ بنی مانتے ہیں۔

ان کے بڑے عطا کد بھی کفر یہ ہیں۔ یہ جماعت بائبل و اہل سنت و جماعت کا کافر اور خارج از اسلام جماعت ہے۔ کافروں کی عورت سے نکاح جائز نہیں۔ قرآن میں اس کی تصریح موجود ہے مگر نام نہاد اہلحدیث غیر مقلدین کے پیشوا شاہ اللہ امرتسری کا عقیدہ تھا کہ قادیانی عورت (مزدان) سے نکاح درست و جائز ہے۔ کہتے ہیں :

’اگر عورت مزدان ہے تو علماء کی رائے ممکن ہے مخالف ہو میری ناقص علم میں نکاح جائز ہے‘
(اشیاء الہدیۃ امرتسری ۲/ نومبر ۱۹۳۳ء)

سوال یہ ہے کہ قادیانی لوگ مسلمان ہیں کہ کافر۔ اگر مسلمان نہیں ہیں اور یقیناً نہیں ہیں بلکہ وہ کافر ہیں اور ان کے کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں تو پھر کافرہ عورت سے کسی مسلمان مرد کا نکاح کیسے درست ہے؟ یہ تو صریحاً قرآن کا معارفہ ہے اور حکم خداوندی کا انکار ہے قرآن کا ارشاد ہے :

﴿وَلَا تَنْكِحُوا بَعْضَ الْكَافِرِينَ﴾ (الممتحنہ ۱۰۷)

اور نہ رکھو اپنے قبضہ میں ناموں کافر عورتوں کے۔

اس آیت میں صاف تصریح ہے کہ کافروں سے نکاح جائز نہیں۔ یہ ارشاد درج ذیل ہے :

﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَلَآئِمَةُ مُؤْمِنَةٍ حَبِيرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ ۚ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَلَّكُمْ تَوَدُّونَ ۚ حَبِيرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ ۚ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ﴾ (البقرہ ۲۲۱)

اور نکاح نہ کرو مشرک عورتوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور مسلمان ہو طرعی بہر ہے مشرک آزاد عورت سے اگرچہ وہ بہت پسند آئے۔ اور نکاح نہ کر دیا کرو اپنی عورتوں کا مشرکوں سے یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور بے شک مومن غلام بہر ہے مشرک آزاد سے اگرچہ وہ پسند آئے نہیں۔ وہ لوگ دوزخ کی طرف نکالتے ہیں اور

اللہ تعالیٰ اپنی توفیق سے بخت اور مغفرت کی طرف لکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمان مسلمانوں سے رشتہ لیا بھی کرتے تھے اور دیا بھی کرتے تھے، لیکن اب انہیں اس بات سے روک دیا گیا اور انہیں بتا دیا گیا کہ مانا کوئی مشرک عورت اپنے مال و دولت، فخر و جمال اور اپنے فضل و کمال میں بڑھی ہوئی ہے لیکن اس کے مشرک کے عیب نے اس کے تمام حسن و جمال کو چھٹا کر رکھ دیا۔ اور مومن پر کہ ٹوکنا ہالہ ہے اس نے اس کی دوسری جملہ خامیوں کی کسر نکال دی ہے اور یہی فرق مومن و مشرک مرد کا ہے۔

اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ جب میاں اور بیوی کے عقائد بالکل متضاد ہوں گے، ایک اللہ وحدہ لا شریک کا بندہ اور دوسرا ہزاروں ہوں کا پرستار ہوگا تو ان کی کب نہج سکے گی۔ لہذا آج نہیں تو کل یہ کشتی کسی چٹان سے ٹکرائے گی، اور پاش پاش ہو جائیگی۔ نیز وہ دو قومیں ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہیں، ان کے افراد کو ایک دوسرے پر اعتقاد کب ہوگا؟ اور وہ شادی جہاں باہمی اعتماد و جہدِ بات اور عقیدتیں ایک دوسرے سے بالکل متضاد ہوں اور زیادہ دیر پا نہیں ہو سکتی، اسی لئے تم جہدِ بات کی ترو میں نہ بیہ جاؤ اور اپنے مستقبل کو برباد نہ کرو۔

اگر مشرک عورت سے شادی نہ چائی تو وہ اپنی پوری کوشش کرے گی کہ وہ تمہیں اسلام سے روگرداں کر دے اور عورت کے دامِ فریب میں تو بڑے بڑے سوراخوں کو پھرتے دیکھا ہے۔ اور تم نے اپنی بیٹی کسی مشرک سے بیاہ دی تو ممکن ہے اس کی ہیبت کا کوئی جھوٹا قبہ تہا رہی بیٹی کے ایمان کی شمع بجھا دے۔ خود سوچو، یہ کتنا ناقابلِ برداشت خسار ہے۔ (گمراہ اور بدعتیہ و مزدخوری کا بھی یہی حکم ہے)۔ (تیسرے زبیر، القرآن)

صاحبِ فقیر اشرفی حضورِ شیخ الاسلام علامہ سید محمد بنی اشرفی جیلانی فرماتے ہیں:

’اس حقیقت کا سمجھ لینا تو ایک عام آدمی کے لئے بھی دشوار نہیں کہ نکاح کی وجہ سے شوہر اور بیوی دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ جسمانی اور ذہنی قرب ہوتا ہے اور دونوں ایک دوسرے کے عقائد و نظریات، افکار اور خیالات سے متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ حدیث ہے کہ مشرک و بدعتیہ شوہر کے عقائد سے مسلمان بیوی متاثر ہو یا مشرک و بدعتیہ عورت کے نظریات سے مسلمان شوہر متاثر ہو اس لئے اسلام نے یہ راستہ ہی بند کر دیا۔ اگرچہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسلمان شوہر یا بیوی سے مشرک و بدعتیہ شوہر یا بیوی متاثر ہو جائے لیکن جب کوئی نفع دینے اور نقصان کے درمیان دائر ہو تو نقصان سے بچنے کو نفع کے حصول پر مقدم کیا جاتا ہے اس لئے اسلام نے مسلمانوں اور سادے کافروں کے درمیان مناکحت کا معاملہ بالکل ہی منقطع کر دیا۔ ایمان کی سلامتی اور کفر کے خطرات سے بچنے کا یہی صاف اور سیدھا راستہ اور مناسب طریقہ ہے‘ (فقیر اشرفی/۲۴)

معلوم نہیں ثناء اللہ امرتسری کو ان آیات قرآنیہ اور ارشادات ربانی کی موجودگی میں یہ کہنے کی کیسے جرأت ہوئی کہ مرزا ائن لینی قادیانی عورت سے نکاح جائز ہے اِلا یہ کہ غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک قادیانی مسلمان ہیں۔ اگر یہ بات ہے تو غیر مقلد بن اسی کا اعتراف کر لیں:

اپنا چہرہ اگر تم کہی دیکھتے پھر کسی میں نہ کوئی کمی دیکھتے

مذہبِ اہلحدیث میں قادیانی کے پیچھے نماز جائز ہے !

غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک قادیانی عورت سے مسلمان کا نکاح جائز ہے

اسی نرم گوشہ کی دین ہے کہ اب موصوف یہاں یہ بھی کہتے ہیں کہ قادیانی کے پیچھے نماز جائز ہے:

’میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہرگز گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی‘
(فتاویٰ احمدیہ ج ۱۲/۱ پریم ۱۹۱۵ء)

یعنی جو بھی کلمہ پڑھے خواہ اُس کا عقیدہ کچھ بھی ہو، خواہ وہ شتم نبوت کا منکر ہو، خواہ وہ قرآن کا انکار کرنے والا ہو، خواہ وہ انبیاء و رسل کی شان میں انتہائی گستاخ اور بدزبان ہو..... غیر مقلدوں کا فتویٰ یہ ہے کہ وہ مسلمان ہی رہے گا اور اُس کے پیچھے نماز میں اقتداء کرنی جائز ہوگی، جسے صرف یہ ہے کہ غیر مقلدین ساری بدعتیہ گیدوں کا مجموعہ ہوتے ہیں..... لیکن انہماک یہ ہے کہ قادیانیوں کی تقلید کرنے والا کافر و مشرک ہو گا۔ (فتاویٰ احمدیہ)

اس کو کہتے ہیں فقہی بے سیرت، علم و دانش کا کمال اور قرآن و حدیث پر مجتہد اثبات کا۔ مرزائیوں (قادیانوں) کے بارے میں شفاء اللہ امرتسری کا موقف کیا تھا؟ غیر مقلد عبدالعزیز سکر پڑی جیتے مرکز یہ اہل حدیث ہند کی زبانی لکھتے..... شفاء اللہ امرتسری کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی‘ آپ مرزائی کیوں نہیں؟
آپ نے فتویٰ دیا کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے، اس سے آپ خود مرزائی کیوں نہیں؟

آپ نے مرزائیوں کی عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا، اس سے آپ خود مرزائی کیوں نہیں ہوتے؟
(مجاہدین - فیملک ص ۳۶)

اس کے باوجود اگر ثناء اللہ امر تشری کو شیخ الاسلام قرار دینے پر اصرار ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ وہ کونسا اسلام ہے؟ اللہ اور رسول کا اسلام تو ہو نہیں سکتا !

الجمہیت کی نظر میں قادیانی مسلمان ہیں:

غیر مقلد ثناء اللہ امر تشری پہلے تو ادھر ادھر سے قادیانی کو مسلمان ثابت کرتے رہے، کئے نہیں تھے، مگر بول کا چوک تک دل میں رہتا۔ آخر اسے زبان پر آنا ہی تھا اور وہ آہی گیا، چنانچہ غیر مقلد ثناء اللہ امر تشری صاف صاف لفظوں میں قادیانیوں کے مسلمان ہونے کی بات کہنے لگے:

’اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا بھی اختلاف ہو“ آخر کار نقطہ جمہیت پر جو درجہ والذین معہ کا ہے سب شریک ہیں..... ہم زائیکوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں مگر نقطہ جمہیت کی وجہ سے میں ان کو بھی اس میں (یعنی اسلامی فرقوں میں) شامل سمجھتا ہوں“ (اخبار الجمہیت ۱۹/۱۱ اپریل ۱۹۱۵ء)

نام نہاد الجمہیت چاروں اماموں کی تقلید سے انکار کرتے ہیں اسے گمراہی قرار دیتے ہیں اور ان میں سے چند تو وہ ہیں جو تقلید کو شرک و کفر سمجھتے ہیں۔
 ضعیف، شافعی، مالکی اور حنبلی (چاروں ائمہ کے مقلدین) کو مشرک قرار دیتے ہیں۔
 مرزائی (قادیانی) چونکہ نام نہاد الجمہیت کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں اسی لئے عقیدہ ختم نبوت کے منکرین کو مسلمان ثابت کرنے میں اپنا سارا زور لگا رہے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا نکاح غیر مقلد میاں نذیر حسین دہلوی

نے بڑھایا : مؤلف تاریخ احمدیت رقمطراز ہے :

۱ (شادی کی) تاریخ طے پاگئی تو آسانی دہلوی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) دو غلام کی مختصر سی باروت لے کر دلی پہنچے۔ خواجہ میر درد کی مسجد میں عصر و مغرب کے درمیان مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی تے گیارہ سو روپے مہر پر نکاح پڑھایا جو ضعف اور بڑھاپے کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے تھے اور ڈولی پر بیٹھ کر آئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موقع پر مولوی صاحب کو ایک مصلیٰ اور پانچ روپے بطور ہدیہ دیئے (تاریخ احمدیت ج ۲ ص ۵۹)

غلام احمد قادیانی غیر مقلد تھا اگرچہ اس کے عقائد نکاح کے وقت ہی خراب ہو چکے تھے اور نبوت کی دلہیز پر وہ قدم رکھ چکا تھا مگر چونکہ قادیانی غیر مقلد۔ اس لئے برقی گورنمنٹ کے اہتمام یافتہ قادیان دار میاں نذیر حسین نے اس کی غیر مقلدیت کی رعایت میں ہاؤس و فساد عقائد کے اس کا نکاح پڑھایا اور چونکہ ہم مذہب تھا اس وجہ سے اس کا نکاح پڑھایا ہدیہ بھی قبول کیا۔ اس زمانہ میں پانچ روپیہ نکاح پڑھانی کو فی معمولی ہدیہ نہیں تھا کہ میاں نذیر حسین آسانی سے انکار کر دیتے :

عیب اوروں کے جو پتھتے ہیں وہ خود کو دیکھیں

سرنہ اٹھ پائے گا جب خود پہ نظر جائے گی

مذہب المقلدیت میں قادیانی و شیعہ بھی متقی ہیں !

غیر مقلد شہداء اللہ امرتسری کے نزدیک قادیانی و شیعہ بھی متقی ہیں، کہتے ہیں :

’حافظ عبد اللہ اور اُن کے نامہ نگار کے نزدیک متقی کا دائرہ اتنا تنگ ہے کہ کوئی دائرہ اتنا تنگ نہ ہوگا۔ غیر مسلم تو متقی کی تعریف سے بالہدایہ خارج ہیں، مسلم فرقوں میں سے رافضی، خارجی، معتزلہ، نجفی، قادیانی، عرشی، فرشی وغیرہ سب لوگ غیر متقی ہیں‘
(درمان مظلوم روپی ۱/ ۳۷)

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت تہجر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی اُن میں ایک فرقہ کے سوا باقی تمام (۷۳) فرقے والے جہنمی ہوں گے۔ غیر مقلد کی عداوت عمارت میں نور کریں کہ وہ رافضیوں، خارجیوں اور قادیانیوں کو نہ صرف مسلمان اور مؤمن قرار دے رہے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اُن کو اہل تقویٰ میں سے شمار کرتے ہیں اور اُن کو متقی ہونے کا طعن و تکلیف عطا نہ فرما رہے ہیں۔

اللہ اللہ ! غیر مقلدوں کا دین و ایمان اب یہ بھی گوارا کر رہا ہے کہ جو فرقہ اور جو جماعت انبیاء کو گالی دے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تہمت تراشے اور نبی ہونے کا دعویٰ کرے، صحابہ کرام پر سب و شتم کرے، قرآن کا انکار کرے اور اس کے کھریف ہونے کا قائل ہو، یہ فرقہ اور جماعت نہ صرف مسلمان ہو بلکہ وہ اللہ کے برگزیدہ بندوں میں سے شامل ہو کر اہل تقویٰ قرار پائے اور اس کا شمار متقیوں میں سے ہو گا یا غیر مقلد شہداء اللہ امرتسری جہاں حال عرض فرمائیں :

سکوت پھیلا ہے انسانیت کی قدروں پر
یہی ہے موقع اظہار آج کی پولیس

الاجلہ ریٹ اور قادیانی مذہب کے اعتقادی و فقہی مسائل :

نام نہاد اجلہ ریٹ (غیر مقلدین) میں قادیانیت کے جراثیم سرایت کر چکے ہیں جس کی وجہ سے بہت سے فقہی اور اعتقادی مسائل میں دونوں جماعتوں کے درمیان توافق پایا جاتا ہے اور یہی چیز دونوں باطل فرقوں کے مابین گہرے روابط کی نشاندہی کرتی ہے۔

نام نہاد جماعت الاجلہ ریٹ (غیر مقلدین) کے گمراہ کن عقائد اور ان کے عجیب و غریب کرامات زدہ گھٹکانے فقہی مسائل ہم نے اپنی دیگر کتابوں میں تفصیلاً ذکر کر دیے ہیں انصارِ اربعہ (امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی تقلید سے آزاد جتنے بھی بد مذہب و بدعتیہ فرقے ہیں سب کے عقائد و مسائل تقریباً یکساں ہوتے ہیں بلکہ مختلف بد مذہب فرقوں کے افراد کی شکل و صورت میں بھی مشابہت پائی جاتی ہے۔ نیچری حرمسید احمد خانؒ مدنی نبوت ظلام احمد قادیانی، نام نہاد اہل قرآن مگرین حدیث (ظلام احمد پرہیز۔ چکرالونی مذہب) فرقہ صدیق و پندار چند بسینورؒ نام نہاد اجلہ ریٹ یہ سب فرقوں کے افراد کی صورتیں مسخ شدہ ہوتی ہیں۔

شکل و صورت، ہیئت و علیہ میں مشابہت کے ساتھ ساتھ بد مذہب فرقوں کے افراد کے عادات و اطوار، مزاج و فطرت، کردار و گفتار، طبیعتیں و حرکتیں، اخلاق، معاملات، برتاؤ اور رہن و سہن سب میں مماثلت پائی جاتی ہے اس لیے ہماری ہمائی نظر آتے ہیں سب کی بولی بھی ایک ہی ہوتی ہے بلکہ اوپر بتائی کر سب کا شجر و بھی ایک ہو جاتا ہے۔

الاجلہ ریٹ اور قادیانی مذہب میں ایک مجلس کی تین طلاقیں :

ایک مجلس یا ایک طہر کی تین طلاقوں کے عدم وقوع کا مسئلہ ان مسائل میں سے ہے کہ جس میں نام نہاد اجلہ ریٹ اور قادیانی ایک ہی صنف میں گھرے اور ایک ہی قضاء

میں آتے ہوئے نظر آتے ہیں :

کندہم جنس باہم جنس پرواز کبوتر یا کبوتر یا نہ ہا ہا

نام نہاد اہلحدیث اور قادیانی کے نزدیک تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑنے کی بنیاد اس اصول پر ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے اور اگر اس کے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اسے ضعیف کہہ کر ذکر و کیا جائے اس لئے کہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ آسان کو پسند کرتا ہے اور وہ سب ہمارے مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا قدیم مذہب چھوڑ دیں گے اور ان کا مذاہب قبول کر لیں گے۔ عام طور سے لوگ تین طلاق دے بیٹھتے ہیں پھر چاہتے ہیں کہ عورت ہاتھ سے چائے نہ پائے کیونکہ شریعت میں حلالہ کے بغیر عورت جائز نہیں۔ تو اس سے ان نام نہاد اہلحدیثوں اور قادیانیوں کو بڑی غیرت معلوم ہوتی ہے لہذا یہ لوگ یہ صورت اختیار کر لئے کہ ایک دم تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنے کا حکم کریں تاکہ تین طلاق دینے والے حلالہ سے بچنے کے لئے ان کی طرف آجائیں۔

”تین طلاق“ چاہے ایک مجلس یا ایک طہر میں دی جائیں یا متعدد اوقات میں دو تین ہی واقع ہوتی ہیں۔ جمہور فقہاء اور ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مسلک یہی ہے۔

علمی میدان میں اہلحدیث پر مرزا قادیانی کی سبقت

ایک اہلحدیث (غیر مقلد) کی شہادت :

غیر مقلد مولوی ابوالعزیز مراد علی نے بی ایل حدیث امرتسر میں لکھا ہے :

’اگر جماعت الجحدیٹ کے رکن مجھے برا نہ کہہ انھیں تو اُن سے مرزا آنجنابی بھی علی میدان میں بہتت لے گیا ہے۔ چلدلوں میں بالکل تھیل قعداد جماعت سے ایک اعلیٰ مشن قائم کر گیا ہے‘
(اہل حدیث امرتسر محلہ ۷۷/۱ ستمبر ۱۹۱۵ء)

مرزائیوں (قادیانیوں) سے مشابہت :

’اس جماعت (امامیہ) کی حقیقت دو جڑوں پر مشتمل ہے۔ ایک جڑ وہ کہ افراد امت مسلمہ کو خاص کر افراد الجحدیٹ کو امامت کے سلسلے میں مشکوک کر کے منظم کیا جائے۔ یہ تو کسی حد تک قابل اعتراض نہیں ہے۔ دوسرے جڑ وہ ہے کہ جو ان کے اس سلسلے میں مشکوک نہیں ہے وہ جاہلیت کی موت مارتا ہے۔ نجات سے محروم رہ کر جہنم میں داخل ہوتا ہے۔ یہ جڑ و بیشک قابل اعتراض ہے۔ اس جڑ کی وجہ سے یہ جماعت قادیانی جماعت کے مشابہ ہو گئی ہے۔
(اہل حدیث امرتسر محلہ ۳۱۳/۲ جولائی ۱۹۳۲ء)

غیر مقلدین کی الجحدیٹ کانفرنس کے مبلغ عبدالحمید اپنے فرقہ کی امامیہ پارٹی کے متعلق لکھتے ہیں :

’ان امامیہ اراکین خلافت (جن میں رفیق بیرونی بھی شامل ہیں) کے نزدیک علماء الجحدیٹ کو گالیاں دینے اور تمام اہل اسلام کو جہالت و کفر کی موت مارنے میں کسی مرزائی سے پیچھے نہیں ہیں‘
(اہل حدیث امرتسر محلہ ۷۷/۲ مئی ۱۹۳۸ء)

غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر..... تفسیر مرزائی :

غیر مقلد ثناء اللہ امرتسری (فاضل دارالعلوم دیوبند) کی تصانیف میں سے تفسیر القرآن
تکلام الرحمن عربی نے خوب شہرت پائی۔ اُن کے ہم مسلک اہل حدیث علماء نے اس
تفسیر پر سخت تنقید کی۔ اہل حدیث کے وکیل محمد حسین بنا لوی لکھتے ہیں :

”تفسیر امرتسری کو تفسیر مرزائی کہا جائے تو بجا ہے، تفسیر پیکڑالوی کا خطاب
دیا جائے تو روا ہے..... اس کا مصنف اس تفسیر سراپا مال و تحریف میں پورا
مرزائی، پورا پیکڑالوی اور چھٹا ہونا نچری (سرسید کے عطا کو مٹانے والا) ہے
(عہد الحق قرطبی۔ الاربعین (۱۰۲۰ء) پر غصہ پڑیں) ص ۴۳

عہد الا حد خانپوری اہل حدیث لکھتے ہیں :

”اور ثناء اللہ محمد ز ندیقی کا دین اللہ کا دین نہیں ہے۔ اس کا کچھ دین تو
فلا سفد ہر یہ سرکش وہ مسائکن کا ہے جو ابراہیم علیہ السلام و السلام
کے دشمن ہیں..... اور کچھ دین اس کا ابو جہل کا ہے جو اس امت کا فرعون تھا
بلکہ اس سے بھی بدتر ہے..... پس وہ بحکم قرآن واجب القتل ہے
(ترجمہ)
(عہد الا حد خانپوری۔ المصلح المجازی السطانی۔ الماسر مد برقی پرنس راولپنڈی ص ۸)

غیر مقلد عنایت اللہ اثری کے قادیانی اُستاد :

غیر مقلد عنایت اللہ اثری وزیر آبادی کو غیر مقلد حکیم فیض عالم صدیقی نے اپنی
کتاب ’اختلاف امت کا الیہ‘ میں اپنی جماعت کے کلیل القدر علماء میں شمار کیا ہے۔

غیر مقلد عنایت اللہ اثری وزیر آبادی اپنی ایک کتاب 'الحشر المبلغ فی حیات المبلغ' میں اپنے اساتذہ کی فہرست پیش کرتے ہیں:

''قرآن مجید میں نے مولوی سراج الدین صاحب وزیر آبادی سے 'خیر حافظ' محمد عبد اللہ صاحب وزیر آبادی سے پڑھا ہے اور درزی کا کام اور تہ کاری ماسٹر کریم بخش صاحب وزیر آبادی سے سیکھا ہے اور پھر کچھ عرصہ تک حافظ غلام محمد وزیر آبادی (مرزا جی - قادیانی) سے بھی سیکھا ہے۔
(الحشر المبلغ فی حیات المبلغ / ص ۱۱، اسلمہ)

یہ جو حافظ غلام محمد وزیر آبادی ہیں اور غیر مقلد عنایت اللہ اثری وزیر آبادی کے استاذ ہیں 'مرزا جی' (قادیانی) تھے۔ انہوں نے غیر مقلد عنایت اللہ اثری کو قادیان کے سالانہ جلسہ میں بھیجا۔ حافظ غلام محمد اسے اہم قادیانی تھے کہ ان کے پاس بڑے بڑے قادیانی آیا کرتے تھے۔ مشہور قادیانی خواجہ کمال الدین وکیل غلام رسول راجپوت اور دیگر مبلغین کی آمد و رفت رہا کرتی تھی۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے 'الحشر المبلغ ص ۱۱/ کا حاشیہ) ۱۹۱۶ء اپریل میں عنایت اللہ اثری قادیان گئے تو قیام اپنے دوست حافظ عبید اللہ احمدی وزیر آبادی (مرزا جی - قادیانی) کے یہاں کیا۔ تفصیل عنایت اللہ اثری کی زبان نیچے:

'ہمدردی الاثری ۱۳۳۳ھ مطابق اپریل ۱۹۱۶ء میں مجھے قادیان جانا پڑا تو مولوی عبید اللہ صاحب احمدی وزیر آبادی (قادیانی) کے یہاں قیام کیا چونکہ کئی دنوں تک قیام کا ارادہ تھا اس لئے دیگر سامان ضرورت کے ہمراہ ایک تبا جوتا بھی ہمراہ لے گیا تھا اور کبھی کبھی اسے بھی استعمال کرتا تھا کہ

پاؤں کے ساتھ مالوس ہو جائے' ایک روز مسجد اقصیٰ (قادیان) سے وہ چوری ہو گئی اور کافی تلاش پر بھی وہ دستیاب نہ ہو سکا۔ مولوی عبید اللہ صاحب (قادیانی) نے دوستوں سے ذکر کیا کہ یہ میرے دوست بھی ہیں اور مہمان بھی ہیں اور میں بھی غیر احمدی۔ ان پر اس چوری کا کیا اثر ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ انہیں جوتی ہم خرید دیتے ہیں انہیں نے کہا کہ نہیں میں پرانی جوتی سے کام چلا لوں گا۔۔۔۔۔۔ احمدی علماء باری باری میرے پاس آتے اور باتیں کرتے رہتے۔ ایک دفعہ مولوی غلام رسول صاحب (قادیانی) میرے پاس تشریف لائے اور باتیں کرتے رہے اور فرمایا کہ میں آپ کے بالمقابل جاہل ہوں۔ میں نے کہا کہ میں تو آپ کو عالم بلکہ جدید عالم ظہر آتا ہوں۔ آپ نے ایسا کیوں فرمایا؟ اگر انکساری ہے تو بھی ٹھیک نہیں' (الکبر المبلغ فی حیات اہل بیت (ص ۱۱۰-۱۱۱))

قادیان کے اس طویل قیام میں عنایت اللہ اثری پر کیا کیا اثرات مرتب ہوئے؟ وہ اس اقباس سے ظاہر ہے۔ قادیانی مولوی کو جدید عالم کہہ کر مذہب خرائی دے رہے ہیں۔ یہ استدلال بھی پیش کر رہے ہیں کہ عالم کو اپنے لئے بطور انکساری جاہل کا لفظ استعمال کرنا بھی نامناسب ہے۔ گویا یہ قادیانیوں سے متاثر ہونا نہیں ہے؟ بہر حال تعلقات میں وسعت پیدا ہوئی اور قادیانی خلیفہ میاں محمود احمد سے بھی رابطہ ایسی بے تکلفی ہوئی کہ اپنی بات کہہ سکیں' چنانچہ وہ ذہانتی مینے بعد رمضان المبارک سے چند دنوں پہلے خلیفہ قادیان سے کیا گفتگو ہوئی' وہ غیر متقدمانیت اللہ اثری کی رہائی نہیں:

نام تہاد اہلحدیث کی قادیانی کے پیچھے نماز :

’رمضان المبارک سے کچھ روز پیشتر میں (غیر مقلد عتایت اللہ اثری) نے میاں محمود احمد صاحب (قادیانی) سے کہا کہ تمہارا ’ترتیب مسجد اقصیٰ یا کہ مسجد مبارک میں‘ میں پڑھاؤں گا‘ آپ دوستوں میں اعلان فرما دیں۔ موصوف (قادیانی) نے فرمایا: آپ کی اقتداء میں کوئی نماز نہیں پڑھے گا کہ آپ نے (قادیانی مذہب پر) بیعت نہیں کی۔ میں نے عرض کیا کہ بیعت تو سوچتی سمجھ کر ہوگی‘ بے سوچے بیعت کیے گروں۔ نماز کا تعلق اسلام سے ہے بیعت سے نہیں۔ جب میں آپ کو مسلمان سمجھ کر اقتداء کر رہا ہوں تو آپ کو میری اقتداء سے کون سی چیز مانع ہے۔ فرمایا کہ ہمارا تو کوئی ایمان نہیں۔ تو (غیر مقلد عتایت اللہ اثری) اپنے طور پر ہمیں مسلمان قرار دیتا ہے اور ہمارا آزادانہ خیال ہے کہ تو (غیر مقلد عتایت اللہ اثری) کا فر ہے اور تیری اقتداء میں ہماری نماز نہیں ہو سکتی۔ میں نے عرض کیا کہ آپ اپنے خیال میں بیعت اور میں اپنے دین میں کفر ورثا بت ہوا‘ (انجمن اہل حق فی حیات اہل حق جلد ۱ ص ۱۲-۱۳)

کا فر بھی اب اُن کو کا فر کہتے ہیں : احمد اریبی کی تقلید کرنے

والے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے والے غیر مقلد عتایت اللہ اثری‘ قادیانیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی راہبیت محسوس نہیں کرتے۔ قادیانیوں کی خوشامدیں کر کے یہ سمجھتے تھے کہ قادیانی ہماری چیلنجی سے متاثر ہو کر امام بنالیں گے لیکن خلیفہ قادیان نے صاف لفظوں میں اُن کو جو کا فر کہا تو ان میں

ہمارے نظر آ گئے اور اپنی کمزوری کا اعتراف کر کے گھرواپس آ گئے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ کافر قادیانی بھی نام نہاد اہلحدیث کو کافر سمجھتے ہیں۔ نام نہاد اہلحدیث کا گستاخانہ لب و لہجہ دیکھ کر کافر بھی انھیں کافر سمجھتے ہیں۔

غیر مقلد عنایت اللہ اثری کو قادیانیوں سے جو تعلق تھا وہ اس شکست خوردگی کے بعد بھی قائم رہا۔ قادیانیوں کو بھی یقیناً ان سے بہت کچھ امیدیں وابستہ ہی رہی ہوں گی اس لئے آمد و رفت جاری رہی اور غیر مقلد عنایت اللہ اثری نے قادیان سے اپنا رشتہ توڑ نہیں ملا، مگر فرمائیے ان کی ایک تحریر :-

۱۹/ اگست ۱۹۶۳ء کو میں (غیر مقلد عنایت اللہ اثری) ظہیر پڑھ کر مسٹر بدر الاسلام کو بلوچ المرام پڑھا رہا تھا کہ دو مسافر تشریف لائے اور ظہیر و مصر کو بصورت منع پڑھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ احمدی (قادیانی) ہوں گے چنانچہ غارغ ہو کر ایک صاحب نے فرمایا کہ میں ربوہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں..... انہوں نے باتوں باتوں میں یوں بھی فرمایا تھا کہ اکثر اہل حدیث احمدی (قادیانی) ہوئے ہیں۔ میں نے کہا کہ مرزا صاحب تو خفی تھے؟ فرمایا کہ نہیں وہ بھی اہلحدیث ہی تھے۔ (انجمن المبلغ جلد ۱۲/ ص ۱۵۶)

اکثر اہل حدیث احمدی (قادیانی) ہوئے ہیں :

’اکثر اہل حدیث احمدی (قادیانی) ہوئے ہیں اس دعویٰ کی تردید آج تک کسی اہل حدیث نے نہیں کی۔ اس لئے اس دعویٰ کو یہ کہہ کر رو نہیں کیا جا سکتا کہ یہ ایک قادیانی کی بات ہے اس نے یوں ہی کہہ دیا ہوگا۔ ایسا نہیں ہے‘ خود عنایت اللہ اثری نے تردید نہیں کی اور نہ ہی دو چار نام پچھنے کی جرات کی۔ اس سے اندازہ ہوتا کہ خود

عنايت اللہ اثری کو بہت سے اہل حدیث کا علم رہا ہوگا جو قادیانی ہو گئے ہیں۔ خود ان کے استاذ ہی مرزا تھے۔ چھہ کا چھہ اہل حدیث سے قادیانی کیسے ہوا؟ اس کا جواب اہل حدیث کے بلند پایہ مولوی، میرابراہیم سیالکوٹی نے ان الفاظ میں دیا:

’اس سے پیشتر اسی طرح کے اختلاف سے جماعت اہل حدیث کے کثیرہ تعداد لوگ قادیانی ہو گئے تھے جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ابتداء میں مولانا ابو سعید محمد حسین بنالوی نے سرگزداہ احمد قادیانی سے ان کو الہامی مان کر ان کی موافقت کی اور ان کی تائید میں اپنے رسالہ اشاعت السنۃ میں زوردار مضامین بھی لکھتے رہے جس سے جماعت اہل حدیث کے معزز افراد و سربراہ صاحب کی بیعت میں داخل ہو گئے۔‘
(انتقال النجباء و معارفہ امیر اہم سیالکوٹی ص ۳۳/ بحوالہ رسائل اہل حدیث ص ۳۷، ج ۲)

جمع بین المسلمین (قادیانی اور اہلحدیث میں اشتراک عمل) :

جمع بین المسلمین مسئلے میں قادیانی اور اہلحدیث دونوں ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ قادیانی فرقے کے لوگ تین وقت نماز ادا کرتے ہیں اور اہلحدیث بھی تین وقت میں پانچ ادا کر لینا کافی سمجھتے ہیں یعنی اہلحدیث لوگ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا کرنے کی کھانسیں کے قائل ہیں۔ نام نہاد اہلحدیث اور قادیانیوں کے مسائل میں توافق و اشتراک نظر آتا ہے۔ عنايت اللہ اثری نے دو مسافروں کو دیکھتے ہی کس عمل سے پہچان لیا کہ یہ قادیانی ہیں؟ وہی مشرک عمل جمع بین المسلمین، یعنی دونوں کو ایک ساتھ پڑھلو۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تحقیق کے مطابق جمع بین المسلمین عرفات اور حرومہ میں بعض شرانگہ گھسٹا تھ مسلمان ہے کسی اور موقع پر جمع کا حکم نہیں دیا گیا۔

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بلا عذر جمع بین الصلوٰتین کرے اُس نے کہاڑ میں سے ایک کپڑا گناہ کیا۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ہر نماز اُس کے وقت میں ادا کرے مقیم ہو یا مسافر، بیمار ہو یا شہرست۔ مگر ابلحدیث اور قادیانی بحالت طہر و عصر ایسے ہی مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھتے ہیں یعنی ظہر کے وقت میں ظہر و عصر ملا کر اور مغرب کے وقت میں مغرب و عشاء ادا کرتے ہیں۔ ان کا یہ عمل قرآن مجید کے بھی خلاف ہے اور احادیث صحیحہ کے بھی مخالف۔ ہر نماز اپنے وقت میں پڑھنا فرض ہے اور عدا کسی نماز کو اپنے وقت کے بعد یا پہلے پڑھنا بلا عذر سخت گناہ اور منہج ہے۔

رب تعالیٰ نماز کے اوقات کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا﴾ مسلمانوں پر نماز فرض ہے اپنے وقت میں۔

فوت شدہ نمازیں : (قادیانی اور ابلحدیث میں اشتراک عمل) :

فرض نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا واجب ہے۔ بلا عذر نمازوں کو اپنے اوقات سے مؤخر کر کے ادا کرنے والا سخت گنہگار ہوگا۔ نمازیں اپنے اوقات میں ادا نہ کرے تو یہ نمازیں ساقط (ختم) نہیں ہوتیں بلکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ فوت شدہ نمازوں کی قضاء اولین فرصت میں پڑھے۔ ابلحدیث اور قادیانیوں کا مشترک عمل یہ ہے کہ نمازوں کی قضاء ضروری نہیں ہے یعنی اگر کوئی قصداً نماز چھوڑ دے اور پھر ان نمازوں کی قضاء کرے تو قضاء سے کچھ فائدہ نہیں۔ وہ نماز اس کی مقبول نہیں اور نہ اُس نماز کا قضاء کرنا اُس کے لئے واجب ہے۔ یہ بات سراسر بے عقلی پر مبنی اور غیر منطقی ہے کہ چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضاء نہ کرے۔ عورتوں پر ایام حیض و نفاس کے روزے معاف نہیں ہیں بلکہ مجبوری ختم ہو جاتے پر روزے رکھنا فرض ہے۔

اگر اہلحدیث اور قادیانیوں کی دشمنی میں قصداً کا لفظ نہ ہو تو کیا ایام حیض و نفاس کے روزے عورتوں پر معاف ہو جائیں گے اور عذر ختم ہونے پر مجبوری میں چھوڑے ہوئے روزے بھی معاف ہو جائیں گے؟

اہلحدیث اور قادیانیت میں مناسبت نہ ہوتی تو اہلحدیث ہی کیوں قادیانیت قبول کرتے اور اس کی تائید میں زوردار مضامین کیوں لکھتے؟

کچھ تو ہے جس کی پتہ دہاری ہے

غیر مقلدیت کے بلن سے قادیانی پیدا ہوئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی غیر مقلد تھا اور بقول میرزا ابیم سیالکوٹی 'بمعانت اہل حدیث کے معزز افراد مرزا کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے'۔

اہلحدیث اور قادیانی کے ٹوٹ رشتے : اہل حدیث اور قادیانیوں

میں ٹوٹ رشتے ہیں اور ایک کو دوسرے سے ہمدردی ہے اس کا ایک اہم ثبوت اہل حدیث عنایت اللہ اثری کی کتاب 'عیون زمزم' ہے جس میں حضرت بی بی ام سلمہ کا باپ ثابت کرنے میں پوری توانائی صرف کر دی ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر قادیانی خوش ہو گئے۔ اہلحدیث عنایت اللہ اثری نے قادیانیوں سے رشتے استوار کرنے کے لئے یہ کد و کاوش کی ہے۔ اس مسئلہ میں دونوں کا نقطہ نظر ایک ہی ہے چنانچہ قادیانیوں نے اس کتاب کی خوب داد دی اور اس کو ایک جرأت مندانہ قدم قرار دیا 'جی نہیں بلکہ اہلحدیث عنایت اللہ اثری سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ ایک قدم آگے بڑھ کر حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت پر بھی ایک کتاب تصنیف فرمادیں۔ ایک مشہور قادیانی چودھری محمد حسن چیمہ وکیل گجرات نے قادیانی ماہنامہ 'روح اسلام' لاہور بابت ماہ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں 'عیون زمزم' کی مبالغہ آمیز تعریف و توصیف کرتے کے بعد لکھا ہے:

’ہم (قدیانی)‘ حافظ عنایت اللہ صاحب (اہل حدیث) سے یہ توقع بھی رکھتے ہیں کہ جہاں انہوں نے جرأت سے کام لے کر حضرت مسیح کا باپ ثابت کیا ہے وہاں وہ یہ بھی قرآن وحدیث ہی سے ثابت کروں گے کہ مسیح علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے ۷۷ برس قبل دنیوی زندگی کو خیر باد کہہ کر اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے (اعطراف الہیہ ص ۱۸۳)

قدیانیوں کے مشہور اور زبردست مبلغ کے اتفاقاً کو اہل حدیث عنایت اللہ شرمی نے اپنی کتاب ’اعطراف الہیہ‘ میں اپنا مدح سرائی میں نقل کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام اہل اسلام کو ہادیث اور قدیانی فتنوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین عا۔ سعید المصنوع)
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ نَعْمَتًا وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

(۹۲۸) سفلیات پر مشتمل محققانہ جائزہ۔ مثلاً شیطان راہ حق کے لئے کلب آخریہ کا بیٹن بیت حق

فتنہ الہدیث:

غیر مقلدیت اس دور کا سب سے خطرناک فتنہ ہے جس نے

اندر بارہ ہزار برس امام اکرم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ (اور نظرات خلیفہ) کے خلاف ہرزائی اٹھائی اور جنت طرازی کا بازار گرم کر دکھایا ہے۔ یہ اہل حدیث کے نام سے لوگوں کو فریب دیتے ہیں کہ سب کو ملکہ رکھتے ہیں مگر یہ فتنی اور ملکہ کیجے ہیں ان کے عقائد و مسائل سے واقفیت کے بعد غیر مقلدیت سے طبعاً وحیث نفرت ہوتی ہے۔ اندر کچھ یوں محدثین اُمت اور اطراف صاحبین سے مروی مشہور و مشہور ہزار ہا احادیث کو شیعہ ’موضوع‘ میں گزرتے اور باطل قرار دیتے ہیں۔

جماعت الہدیث کا فریب :- الہدیث اور شیعہ مذہب : قربانی اور الہدیث

الہدیث اور قدیانی مذہب : جماعت الہدیث کا نیا دین

مذہب الہدیث کے خصوصی عقائد و مسائل اور پوشیدہ دواڑوں سے واقفیت کے لئے مندرجہ بالا کتابوں کا مطالعہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔